© rasailojaraid.com

مولانا جلال الدین حقانی، بھیرہ

تصویرِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

حسن و جمالِ جہاں آرا کا نظارا کرنے والے مصورین کی زبانی

محبوب کا تبسم، محبوب کا قد، محبوب کا چہرہ، محبوب کا دہن، محبوب کی آنکھ، محبوب کے دانت، محبوب کے پاؤں اور ہتھیلیاں، محبوب کی رفتار، محبوب کی گفتار کا ہر وقت نظارہ کرنے والے مصورین صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بیان۔

محبوبِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کو کما حقہٗ تعبیر کر دینا یہ ناممکن ہے۔ حسینِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کشی قابو سے باہر ہے۔ لیکن اپنی ہمت و وسعت کے مطابق حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو ضبط فرمایا ہے۔ یہ حضرات صحابۂ کرامؓ کا امت پر بہت بڑا احسان ہے۔ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات معنوی سے، علوم و معارف کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اُن کے حُسن و جمال کی تصویر بھی اُمت کے سامنے پیش کر دی۔ اگرچہ محبوب کی ہر ہر ادا مستقل عنوان ہوتی ہے، لیکن نامراد عاشق جب وصال سے محروم ہوتا ہے تو محبوب کے خط و خال کو یاد کر کے دل کو تسلی دیتا ہے اور اُس کے واسطے یہ بھی غنیمتِ عظمیٰ ہوتا ہے ؎

گر مصورِ صورت آں دلربا باید کشید
لیک حیرانم کہ نازش را چساں خواہد کشید

؎ حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ام المومنین سیدہ طاہرہ مطہرہ صدیقہ بنتِ صدیقؓ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے محبوب کے حسن و جمال کا نظارہ مکمل کیا تھا فرماتی ہیں، زلیخا کی سہیلیاں اگر محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن و جمال کا نظارہ کرتیں تو ہاتھوں کی بجائے دل کاٹ بیٹھیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عاشق تصویر بیان کرتے ہیں:۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْیَض	حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر صاف شفاف خوبصورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رجل الشَّعْر۔ (شمائل ترمذی)

تھے گویا چاندی سے آپ کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے، آپ کے بال مبارک خمدار تھے۔ (گھنگھریالے)

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قد مبارک، ہتھیلیوں اور پاؤں اور اعضاء کے جوڑوں اور رفتار اور وجودِ مسعود پر بالوں کا نقشہ بیان فرمایا:۔

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ لانبے تھے نہ کوتاہ قد، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُر گوشت تھے، یہ مردانگی کی علامت ہے حضور انور کا سر مبارک بڑا تھا اور اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک دھاری تھی، جب چلتے تھے تو گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہیں، حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں۔

قربان جایئے! مصوّر نے خلاصہ بتلا دیا کہ اُن جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار میں عاجزی تھی، سینہ نکال کر نہیں چلتے تھے۔ اور اسی طرح پاؤں مبارک اٹھا اٹھا کر چلنا ہوتا ہے جو مردانگی و شجاعت کی علامت ہے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دہن مبارک اور مبارک آنکھوں کا نقشہ بیان کیا:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔ (شمائل ترمذی)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے، ایڑی مبارک کم گوشت تھی۔

یہ سب علامتیں مردوں شجاعوں کی ہوتی ہیں۔ اہل عرب فراخ دہنی کو پسند کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے فراخ دہنی سے فصاحت مُراد لی ہے۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے بہترین اور درد ناک آنکھ کی علامت ہے ؎

خمار آلود آنکھوں پر ہزاروں میکدے قربان
وہ قاتل بے پئے ہی رات دن مخمور ہوتا ہے

دوسری جگہ اس عاشق مصوّر نے یوں نقشہ کھینچا ہے:۔

وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اَضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ

حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور انور کو دیکھ رہا تھا، حضور انور اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ کو، بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِنَ الْقَمَرِ ۔ (شمائل ترمذی) حضور انور چاند سے کہیں زیادہ حسین ہیں۔

؎ دیر و حرم میں روشنی شمس و قمر سے ہے تو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے عاشق مصوّر گفتار کا نقشہ بیان کرتے ہیں:۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُاِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ ۔ (شمائل ترمذی)	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے (گنجان نہیں تھے) جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بات فرماتے تو ایک نور سا ظاہر ہوتا جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا۔

؎ حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

بہر حال چہرۂ انور کے علاوہ ہزاروں مصوّرین نے مختلف پیرایہ میں اوصافِ حمیدہ کا ذکر کیا ہے اور بات اتنے پر ختم نہیں ہوتی بلکہ ؎

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز خراماں گلہ دارد
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ما ہمچناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

★★

بقیہ صفحہ ۴۳ : امام شافعیؒ

سمجھ لینا کہ میں نے اس سے رجوع کر لیا ہے۔

آپ امام احمد بن حنبل سے فرمایا کرتے تھے کہ تمہاری نظر احادیث صحیحہ پر میری نسبت زیادہ ہے اس لئے میرے قول کے خلاف جب کسی صحیح حدیث کو دیکھو تو مجھے مطلع کرو تاکہ میں اس حدیث پر عمل کروں اور اپنی رائے کو نمایاں طور پر ترک کروں[1] (جاری)

---

[1] سیرۃ الآئمہ صد ۷۰۰

© rasailojaraid.com